



زمانہ اور خدا

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث: ۲۲)

عن ابی ہریرہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال اللہ تعالیٰ: یؤذینی ابن آدم یسب الدھر، یدعی الامر، اقلب اللیل والنهار.

لغوی بحث

’یؤذینی‘: اس سے جسمانی تکلیف بھی مراد ہوتی ہے اور ذہنی بھی۔ گویا یہ ہاتھ سے تکلیف پہنچانے کے معنی میں بھی آتا ہے اور ایسے قول و فعل کے لیے بھی جو دوسرے کو ناگوار گزرے۔ اس روایت میں یہ اسی دوسرے مفہوم میں آیا ہے۔

’یسب‘: گالی دینا۔ برا بھلا کہنا۔ یعنی کوئی ایسی بات کہنا جس سے دوسرے کی توہین ہوتی ہو یا اس کے کردار اور وقار پر حرف آتا ہو۔

’الدھر‘: یہ ’عصر‘ سرخ کا مترادف ہے۔ اس کا اطلاق لمبی مدت پر بھی ہوتا ہے اور ازل سے ابد تک کے عرصے پر بھی اسی طرح یہ محض گردشِ لیل و نہار کے لیے بھی آجاتا ہے۔ اس روایت میں یہ اسی معنی میں ہے۔ ’بیدی الامر‘: ’الامر بید فلان‘ کا مطلب ہے کہ فلاں معاملے کا ذمہ دار ہے۔ اس روایت میں ’امر‘ کا لفظ امورِ کائنات کے لیے آیا ہے۔ لہذا اس کا ترجمہ ’نظامِ عالم‘ کرنا موزوں ہو گا۔

’اقلب‘: پھیر دینا۔ پلٹ دینا۔ یہاں رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدل دینے کے لیے آیا ہے۔

ترجمہ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ابنِ آدم زمانے کو گالی دے کر مجھے افیت دیتا ہے، حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں۔ تمام نظامِ عالم میرے ہاتھ میں ہے اور دن اور رات کو بھی میں گردش میں رکھتا ہوں۔“

متون

کتبِ حدیث میں اس روایت کے متعدد متون روایت ہوئے ہیں۔ بعض متون میں فرق بہت معمولی ہے۔ مثلاً بعض روایات میں ’بییدی الامر‘، بعض میں ’اقلب اللیل والنہار‘، اور بعض میں یہ دونوں ہی جملے موجود نہیں ہیں۔ اسی طرح بعض روایات میں یہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے قول کی حیثیت میں روایت نہیں ہوئی بلکہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زمانے کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے اور ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو زمانے میں تبدیلیاں لاتا رہتا ہے۔ اس سے ملتے جلتے مضمون کی ایک اور روایت بھی ملتی ہے۔ بخاری میں ہے:

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا خبیۃ الدھر فان اللہ هو الدھر. (کتاب التوحید باب ۳۵)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگور (کی نیل) کو کرم نہ کہو اور نہ (کسی کو) نامزدِ زمانہ کہو۔ اس لیے کہ اللہ ہی زمانہ ہے۔“

مسلم کی ایک روایت (کتاب الالفاظ من الادب وغیرہا، باب ۲) میں تصریح ہے کہ انگور کو کرم (صاحبِ فیض) اس لیے نہ کہو کہ یہ حیثیتِ مسلمان کی ہے۔ ان روایات کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ خیال آتا ہے کہ جیسے یہ دونوں روایات ایک ہی موقع کی گفتگو کے اجزا ہیں۔

معنی

اس روایت میں اصلاً جو بات بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں روز و شب جو واقعات پیش آتے ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ لہذا وقت، زمانہ، چرخ اور آسمان کی طرف مصائب و آلام کی نسبت کر کے ہم انھیں برا بھلا کہتے ہیں۔ یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کے بارے میں ناروا گفتگو کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

اس طرح کی باتوں کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔

بعض لوگوں نے 'انا الدھر' کے الفاظ کو تصورِ زمان سے متعلق فلسفے کی بحث سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ اس جملے کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ روز و شب کی گردش میں جو کچھ وجود میں آتا ہے، اس کو وجود میں نے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ان الفاظ کی یہی حقیقت روایت کے آخری جملے 'اللیل والنہار' سے بھی واضح ہوتی ہے۔

قرآن سے تعلق

جس طرح ہمارے ہاں برے حالات کی نسبتِ زمانہ، گردشِ دوراں یا فلکِ پیر کی طرف کی جاتی ہے اور پھر انہیں برا بھلا کہا جاتا ہے، اسی طرح یہ طریقہ اہل عرب کے ہاں بھی رائج تھا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس طریقے سے روک دیا۔ عربوں کے اس طریقے کے بارے میں قرآن مجید میں کوئی بات نہیں کہی گئی۔ البتہ قرآن مجید کی آخرت کی دعوت کا انکار کرتے ہوئے عربوں نے جو مختلف موقف اختیار کیے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا:

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ. (الجاثیہ ۲۴:۳۵)

”اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو بس اسی دنیا کی زندگی تک ہے۔ یہیں ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم کو بس گردشِ روزگار ہلاک کرتی ہے۔ اور ان کو اس باب میں کوئی علم نہیں۔ محض اٹکل کے تیر

تکے چلا رہے ہیں۔“

قرآن مجید نے یہاں یہ بات واضح کی ہے کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ تمہاری زندگی صرف اسی دنیا تک محدود ہے اور عروج و زوال اور نعمت و نفقت کے حالات محض مادی اسباب و علل کے مرہون ہیں۔ اس کائنات کا نظام خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ تمہارے اعمال کی پاداش میں تمہیں دنیا میں بھی تنبیہ کرتا ہے اور آخرت میں بھی تم اپنے کیے کو بھگتو گے۔

کتابیات

بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب ۲۸۳، کتاب الادب، باب ۱۰۱، کتاب التوحید، باب ۳۵، مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرہا، باب ۱، باب ۲، ابوداؤد، کتاب الادب، باب ۱۸۱، مسند احمد عن ابی ہریرہ۔